REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N: 61/57 -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO PIGDP- 3

جلد ۳۷ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

نائب:۔ قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۴۵ روپے، ششماہی ۲۳ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے، فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian-143516

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ — ۲۸ شہادت ۱۳۶۷ ہش — ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء

28 APR 1988

اخبار احمدیہ

قادیان ۔۔ ۲۸ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات جلیلہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● ۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

● ۔۔ رمضان المبارک میں روزانہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کے درس کا بابرکت سلسلہ جاری ہے۔ مورخہ ۴ تا ۶ رمضان مکرم کے زین الدین صاحب نے سورۃ نساء، سورۃ مائدہ اور سورۃ انعام کا درس دیا ۷ رمضان سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سورۃ اعراف، سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کا درس دے رہے ہیں جو ۹ رماہ رمضان تک جاری رہے گا۔ اسی طرح بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں باجماعت نماز تراویح کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔

درخواست دعا

عزیزم برادرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد سلمہ اللہ کو ماہ مارچ میں اچانک شوگر کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ ساتھ ہی دل کی کمزوری اور جسم پر فالج کا اثر بھی ہو گیا۔ جس کی وجہ سے زبان کافی متاثر ہوئی لاہور معائنہ کرانے پر ڈاکٹروں نے بتایا کہ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے دل پر کافی اثر پڑا ہے۔ علاج کے بعد اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن زبان پر ابھی بھی کافی اثر ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہے۔ قارئین بدر سے برادرم موصوف کی شفایابی کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کیرنگ کا دو روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ● صوبہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے نمائندوں کی شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ بھبنیشور

جماعت احمدیہ کیرنگ کا ۴ و ۵ دن دو روزہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی تشہیر کے لئے کثیر الاشاعت اخبار سماج میں اعلان شائع کرایا گیا۔ اور دعوت نامے چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوائے گئے اسی طرح ایک بڑا وال پوسٹر بھی شائع کروایا گیا۔ نیز انگریزی میں خوبصورت دعوت نامے چھپوا کر صوبہ اڑیسہ کے وزراء، افسران اور اہم شخصیتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے اور قریب کے دیہات میں خدام کے ذریعہ ہینڈ بل تقسیم کروائے گئے۔ خدا کے فضل و کرم سے بروقت تمام کام مکمل ہو گئے مورخہ ۳/۸۸ کو نماز جمعہ سے قبل مبلغین کرام اور اکثر مہمان کیرنگ پہنچ گئے۔ مہمان اور کیرنگ کے وہ احباب جو بغرض ملازمت ملازم باہر رہتے ہیں۔ رات تک کیرنگ پہنچ گئے۔ جس سے خاصی چہل پہل ہو گئی ٹھیک ایک بجے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر کشمیر نے خطبہ جمعہ دیا جس میں آپ نے نظام جماعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جلسہ سالانہ کو بہر حال کامیاب بنانے کے لئے احباب کو تلقین کی خطبہ کے بعد آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔

مکرم قائد صاحب مجلس کی نگرانی میں کیرنگ کے خدام نے مسجد کے عقب میں سائبان لگا کر شاندار جلسہ گاہ تعمیر کی۔ اور اسے خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا۔

مورخہ ۵/۳/۸۸ کو بعد نماز فجر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے اور دوسرے دن خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ نے درس دیا۔ دونوں دن باجماعت نماز تہجد کا انتظام بھی کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

مورخہ ۵/۳/۸۸ کو ٹھیک ½ ۹ بجے جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم سیف الرحمٰن خاں صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں لوائے احمدیت لہرایا اس موقعہ پر خدام اور انصار کا عہد بھی دہرایا گیا بعدہ مکرم خضر حیات صاحب نے نظم پڑھی۔ اور مکرم صاحب صدر نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا آج ہمیں یہاں ایک بار پھر اکٹھے ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اور اپنے نمونہ سے ثابت کریں کہ ہم حقیقی مسلمان اور احمدی ہیں اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر زیر عنوان "ہستی باری تعالیٰ" خاکسار کی ہوئی۔ اپنی تقریر میں خاکسار نے مختلف مثالوں سے ثابت کیا کہ خدا کا وجود دنیا میں موجود ہے۔ اور اس کے بغیر دنیا کی بقا ممکن نہیں۔

اس کے بعد مکرم شیخ کریم الدین صاحب نے نظم ؎

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

خوش الحانی سے پڑھی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ بھدرک نے "اطاعت نظام" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کو احسن رنگ میں بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ جان محمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اور مکرم صدر صاحب جلسہ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی وضاحت کی۔ بعض ضروری اعلانات کے بعد ایک بجے پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک چار بجے جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس (باقی صفحہ ۱۳ پر)

منیر احمد ایم اے حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:۔ نگران بورڈ بدر قادیان

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ شہادت ۱۳۶۷ ہش

تحریکِ وقفِ نو

دنیا کی عارضی خوشیوں سے منہ موڑ کر اپنے تئیں خدمت و اشاعت دین کے لئے وقف کر دینا انبیاء علیہم السلام اور ابرار کی وہ پاکیزہ سنت ہے جس نے ہر دور میں چمن روحانیت کی آبیاری کی ہے۔ خود ہمارے اپنے ملک ہندوستان میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی تاریخ بھی حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت سید احمد سرہندی اور حضرت اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے افق روحانیت پر ستاروں کی مانند چمکتے ہوئے ہزارہا ایسے پاک نفس اور اولو العزم علماء مشائخ اور اولیاء و صوفیاء کے درخشندہ تبلیغی کارناموں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے شرک و الحاد کے ان گہواروں کو توحید و رسالت کے لازوال آسمانی پیغام سے روشناس کیا اور اپنی زندگی کا آخری سانس بھی اسی جہاد کبیر کی نذر کر دیں۔ نتیجتاً آج ہندوستان کے مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک کروڑوں مسلمان اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ببانگ دہل اعلان کر رہے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمْ وَاجْعَلْ مَثْوٰهُمْ فِيْ أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ۔

فی زمانہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد بھی چونکہ اسلام کو عالمگیر روحانی فتح سے ہمکنار کرنا ہے اس لئے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بھی، ان برگزیدہ وجودوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت و اشاعت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی پرزور تلقین فرمائی ہے۔ حضورؑ وقفِ زندگی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗٓ أَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس اِلٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے ..... بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے انہیں مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔" (الحکم جلد ۴ صفحہ ۳۱)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرح حضور کے خلفاء نے بھی تحریک جدید، وقف جدید اور تحریک وقف عارضی کے ذریعہ جماعت کو بار بار وقف زندگی کی تلقین و تحریک فرمائی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں واقفین زندگی اکناف عالم میں فریضہ تبلیغ انجام دینے میں مصروف ہیں اور ان کی شبانہ روز تبلیغی مساعی کو اللہ تعالیٰ بے شمار میٹھے پھل بھی عطا کر رہا ہے۔ مگر دنیا بھر میں طاغوتی طاقتوں کی طرف سے اسلام کے خلاف جس قدر زہر افشانی ہو رہی ہے اس کا مؤثر جواب دینے کے لئے محض چند سو واقفین زندگی کی کوششیں تو خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکتیں۔ قطع نظر دوسری تمام مذاہبی تنظیموں کے آج دنیا کے تمام ممالک میں کام کر رہے صرف عیسائی مشنریوں کی تعداد ہی تقریباً ساڑھے تین لاکھ ہے اور یہ وہ صورت حال ہے جو آج ہمیں اس وقت درپیش ہے جبکہ آنے والی صدی

جو الٰہی نوشتوں کے مطابق یقیناً غلبہ اسلام کی صدی ہے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ہر طبقہ زندگی سے لاکھوں ایسے واقفین مہیا کرنے کی ضرورت ہے جو فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے والی سعید روحوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا فریضہ خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکیں نئی صدی کے اس اہم ترین تقاضے کو تمام و کمال پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال ۳ اپریل کے خطبہ جمعہ میں جماعت کے سامنے وقف کی ایک نئی تحریک پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر عہد کریں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور وہ بھی یہ عہد کریں۔ لیکن ماں باپ کو مل کر فیصلہ کرنا چاہئے اور بچپن سے ہی ان کی اعلیٰ تربیت شروع کر دیں۔"

حضور انور کی یہ تحریک بلا شک جماعت کے لئے ایک عظیم الشان بشارت رکھتی ہے مگر ہمارے لئے یہ تقاضی جائزہ باعث فکر و تشویش بھی ہے کہ وکالت تبشیر لندن کی رپورٹ کے مطابق اب تک دنیا کی مختلف جماعتوں کی طرف سے اس تحریک پر حضور پر نور کی خدمت میں جو ۸۰۰ وقف پیش ہوئے ہیں ان میں ہندوستان کے واقفین کی تعداد صرف ۱۶ ہے۔ جو مومنانہ روح مسابقت سے کسی طور پر بھی میل نہیں کھاتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نئی تحریک کو جماعت کے سامنے ایک بار پھر وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے اور مخلصین جماعت کو آمادہ کیا جائے کہ وہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ الودود کی اس بابرکت تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے اپنے مومنانہ اخلاص اور فدائیت کا عدیم المثال مظاہرہ کریں۔

واللہ الموفق والمستعان —

(خورشید احمد انور)

چمن میں عید ہے بادِ صبا بڑی خوش ہے!

(اسلامک مارشل لاء کی دسویں سالگرہ کی نذر!)

چمن میں عید ہے، بادِ صبا بڑی خوش ہے
اڑا کے میرا نشیمن ہوا بڑی خوش ہے

میرے لہو سے رچا کے حنا بڑی خوش ہے
زہے نصیب۔ کہ وہ بے وفا بڑی خوش ہے

نہ جانے کس کے دلِ زار کے ہوئے ٹکڑے
سُنا ہے پھر کہ وہ جانِ ادا بڑی خوش ہے

چلے تھے جس کی توقع پہ گھر سے طوفاں میں
سرِ کنارہ وہی ناخدا بڑی خوش ہے

دکھا کے مجھ کو محبت کی رہگزرِ جاناں!
کہ اس سفر کی فقط ابتداء بڑی خوش ہے

دیارِ یار سے گزری ہے آج پھر ساحر!
قبول ہو کہ نہ ہو یہ نوا بڑی خوش ہے

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ امریکہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

اُردو میں مجلس عرفان

منعقدہ ۲۹ اگست ۱۹۸۷ء بمقام کینیڈا

مُرتّبہ :- محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

سوال :- Jehovah Witness فرقہ والے عیسائی رسالے اور لٹریچر بھیجتے رہتے ہیں اور آجکل وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ عیسائیت میں جو سینٹ کہلاتے ہیں دراصل مجددین تھے جو مختلف صدیوں میں احیاء دین کے لئے آتے رہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جس طرح اسلام میں مجددین ایک زنجیر اور کڑی کی شکل میں آتے رہے ہیں وہ بھی اسی طرح پیش کرتے ہیں۔

جواب :- Jehovah Witness والوں کے اس دعویٰ کا ماخذ کیا ہے اور کس بنیاد پر یہ نتیجہ نکالتے ہیں؟ فرمایا سب سے اہم اور بنیادی اصول جو جماعت کو تبلیغ کرتے وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تبلیغ کی جان ہے کہ جس دعویٰ کا وہ اعلان کر رہے ہیں وہ اُن کی کتب یا اُن کے نبی سے بھی ثابت ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم الکلام میں ایک ایسا نکتہ پیش کیا جسکی وجہ سے اسلام کو گفت و شنید میں تمام مذاہب پر برتری حاصل ہو گئی۔ علم کلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کسی اور عالم یا متکلم نے یہ نکتہ پیش نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین اسلام سے فرمایا کہ تم سے گفت و شنید اس شرط پر ہو گی کہ جو دعویٰ تم اپنی مذہبی کتب کے متعلق کرتے ہو اُنہیں اپنی مذہبی کتب سے ثابت کرو۔ تمہیں اس بات کا کیا حق ہے کہ تم ایسی باتیں اپنی مذہبی کتاب کی طرف منسوب کرو جن کے متعلق تمہاری مذہبی کتاب خاموش ہے۔ اگر واقعی وہ کتاب خدا کی طرف سے ہے تو کتاب کو بولنا چاہیئے۔ تم پہلے اپنے دعویٰ کو اپنی کتاب سے ثابت کرو۔ پھر بات آگے چلے گی۔ اور ہم بھی اپنے اوپر پابندی لگاتے ہیں۔ کوئی بھی دعویٰ اسلام کی طرف منسوب نہیں کریں گے جس کو اسلام کی مذہبی کتب سے ثابت نہ کر سکیں۔ اس طرح دوسرے مذاہب والے بالکل بے بس ہو کر رہ گئے۔ مثلاً آریہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہندو مذہب توحید کا علمبردار ہے اور ہم توحید خالص پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ویدوں میں کہیں توحید کا ذکر نہیں ملتا۔ جس وجہ سے اُنہیں ہتھیار ڈالنے پڑے۔ حضور نے فرمایا ویدوں میں توحید کا ذکر آغاز میں تو ہو گا۔ لیکن اس وقت تک وہ اسقدر محرّف و مبدّل ہو چکے ہیں کہ ان میں توحید کا نام و نشان تک باقی نہیں رہ گیا۔ اسی طرح عیسائی بھی بائیبل کی طرف بڑے بڑے دعوے منسوب کرتے ہیں جن کا کوئی ذکر بائیبل میں نہیں ملتا اور یہی حال دوسرے مذاہب کا ہے۔ اس اہم نکتہ کے ذریعہ گفت و شنید کا میدان صرف بنیادی باتوں تک محدود ہو جاتا ہے اور فرضی قصّے ختم ہو جاتے ہیں۔ آپ کو بھی Jehovah Witness والوں سے یہی سوال کرنا چاہیئے کہ اپنی کتاب میں دکھاؤ کہ مجددین کا ذکر کہاں ملتا ہے۔ پھر بات آگے چلے گی۔ جہاں تک آپ کا تعلق ہے آپ بھی اسی اصول کے مطابق مجددین کے متعلق قرآن کریم سے استنباط کر سکتے ہیں اور اس کی تفسیر حدیث سے پیش کر سکتے ہیں۔

سوال :- قرآن کریم نے ایک سے زیادہ شادیوں کا ذکر کیا ہے۔ نیز شادیوں کے علاوہ تمہارے دائیں ہاتھ جن کے مالک ہوئے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کی جدید تفسیر کیا ہے؟ آجکل امریکہ میں شادیوں کے متعلق پرانے خیالات موجودہ دور میں بڑی سرعت سے ختم ہو رہے ہیں کیونکہ موجودہ دور ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کینیڈا میں بڑی تیزی سے اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے بلکہ کینیڈا کا قانون ایسی شادیوں کو بھی قبول کرتا ہے جو مذہبی نقطۂ نگاہ سے ایک مکروہ فعل ہے۔

جواب :- حضور اقدس نے فرمایا۔ ان سوالات کے متعلق میں پہلے بھی متعدد بار سوال وجواب کی مجالس میں روشنی ڈال چکا ہوں جن کے کیسٹ موجود ہیں۔ کیونکہ موجودہ دور میں یورپ کی بھی یہی حالت ہے۔ اور ایسی باتیں انسانی ذہن کو پریشان اور پراگندہ کر رہی ہیں۔ آپ ان کیسٹ کو سن لیں۔ لیکن یہاں میں ایک بات کا جواب ضرور دوں گا۔ کہ آپ کا یہ کہنا کہ موجودہ رجحانات جدید رجحانات ہیں لہذا ان کے تقاضوں کے مطابق اسلامی احکام کی نئی تفسیر ہونی چاہیئے۔ مندرجہ ذیل دو وجوہات کی بناء پر غلط ہے۔

اوّل یہ کہ قرآن کریم اور سنت رسولؐ دائمی تعلیمات ہیں۔ ان میں انسان کے بدلتے ہوئے حالات کے نتیجے میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم انسانی فطرت پر مبنی ہے۔ انسانی فطرت میں آپ کبھی کوئی تبدیلی ہوتے نہیں دیکھیں گے۔ انسانی فطرت کے مظاہر بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر فطرت وہی رہتی ہے۔ لہذا وہ تعلیم جو فطرت کے مطابق ہوتی ہے وہ کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ دوئم یہ کہ جس بات کو آپ جدید کہہ رہے ہیں وہ بھی جدید نہیں۔ کیونکہ اس قسم کے بدراہ انسان آزادی کے نام پر انسانیت کو حیوانیت کی طرف واپس لوٹانے والے ہزاروں سال پہلے بھی آتے رہے ہیں اور تاریخ کا ہر طالب علم اس بات پر شاہد ہوگا کہ انسان ہمیشہ سے اونچ نیچ کے دور سے گزرتا چلا آ رہا ہے۔ یہ سلسلہ ہزاروں سال سے اسی طرح چلا آ رہا ہے۔ کبھی یہ سوسائٹی آزاد ہو گئی۔ کبھی نیکی کی طرف مائل ہو گئی اور بعد میں پھر بدیوں کی طرف مائل ہو گئی۔ سدوم میں جو تہذیب تھی (اس زلزلہ کے آنے سے پہلے جس نے اس کو کلیتاً تباہ کر دیا تھا) اس کا آپ تاریخ میں پڑھ لیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کے جدید یورپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ان سے پہلے زمانے میں بھی کئی تہذیبیں ایسی تھیں جو امریکہ کی موجودہ تہذیب سے مشابہ ہیں۔ اور آجکل جو بحثیں چل رہی ہیں ان کو سن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سدوم کی بستی کی بحثیں ہیں۔ وہ گفتگو جو لوطؑ کی قوم پر عذاب آنے سے پہلے لوطؑ کی بستی میں ہو رہی تھی اور جس کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا ہے وہی گفتگو اب یہاں بھی چل رہی ہے۔ لہذا ان کا یہ تقاضا کہ موجودہ زمانے کی جدید تہذیب اس بات کی متقاضی ہے کہ مذہب میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔ بنیادی طور پر ہی غلط۔ جدید تو ان کے پاس بھی کچھ نہیں۔ انسان اس اونچ نیچ سے ہمیشہ گزرتا چلا آ رہا ہے۔ کبھی بھٹک جاتا ہے کبھی پھر راہ راست پر ... ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرکے ہر انسان اپنے لئے فیصلہ کر سکتا ہے ... ریخ میں جب بھی انسان اس دور سے گزرا تھا اس پر کیا بیتی ... کا کیا انجام ہوا اور جب وہ اس دور سے ردِّعمل کے طور پر یا خدا ... کی ہوئی روشنی

خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۵)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۲/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ فون :- ۱۴ 27-0441 گرام GLOBEXPORT

... نتیجے میں اس حالت سے باہر نکلا اور ایک نئے اسلوب اور نئے دستور کے مطابق اس نے اپنی زندگی شروع کی۔ تو پھر اس نے کیا پایا۔ اب عرب کی مثال لے لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے معًا پہلے عرب کی سوسائٹی یورپ کی آزاد سوسائٹی کی طرح تھی۔ شراب کے ایسے رسیا کہ صبح و شام میں یورپ سے بھی زیادہ شراب پیتے۔ (یورپ سے مراد بلادِ مغرب ہیں جن میں کینیڈا اور امریکہ بھی شامل ہیں۔ بلکہ امریکہ سب سے زیادہ) اور بدکاریوں پر فخر کرنے والے اور ان کے متعلق قصیدے لکھنے والے اور پھر ان قصیدوں کو خانہ کعبہ میں لٹکانے والے اور Rivalry کرنے والے رات کو دیر تک رقص و سرود کی مجالس کرنے والے اگرچہ آج جو میوزک اور آرٹ کی شکل ہے بعینہٖ وہی تو نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی اُس وقت موجود تھا اس کے ایسے رسیا اور اس میں مست اور مگن رہنے والے اور لڑاکے بھی بہت تھے۔ یہ ساری خوبیاں آج یورپ میں موجود ہیں۔ لڑائیاں بھی یہیں سے پھوٹتی ہیں۔ اب بتائیے کیا فرق ہے آج کی تہذیب اور پرانی تہذیب میں۔ بہرحال وہ سوسائٹی زندہ رہنے کے قابل نہیں رہی اس لئے وہ ختم ہوگئی اور اس سوسائٹی کے کھنڈرات سے ایک نئی سوسائٹی نے جنم لیا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالےٰ کی وحی کے آغاز سے پیدا ہوئی اور دیکھتے دیکھتے شدید مخالفتوں کے باوجود وہ غالب آئی اور پھر اسی کی روشنی سینکڑوں سال تک پھیلتی چلی گئی اور ساری دنیا کو اس نے منور کیا۔ اب آپ واپس مڑ کر دیکھیں اور خود فیصلہ کرلیں کہ آپ کس سوسائٹی کا حصہ بننا پسند کریں گے۔ اس آزاد دنیا کا جس کی تہذیب یورپ سے مشابہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ذرا پہلے کی دنیا ہے یا اس دنیا کا جو بظاہر زنجیروں میں بندھی ہوئی دنیا ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ فرمایا انسانی تاریخ تو بڑے واضح فیصلے کر چکی ہے لہٰذا دوبارہ ان بحثوں کو اُٹھانے کی ضرورت نہیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر۔ لندن)

اعلانات نکاح اور تقریب شادی و رخصتانہ

(۱) مؤرخہ ۷/۲/۸۸ کو بمقام وڈماں خاکسار نے مکرم نثار احمد صاحب ولد مکرم امتیاز حسین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت محمد اعظم صاحب آف وڈماں کے ساتھ مبلغ ایک ہزار پانچ سو پچیس روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عصر تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی اور دوسرے دن یعنی مؤرخہ ۸/۲/۸۸ کو چنتہ کنٹہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دو صد کے قریب مرد و زن مدعو تھے۔

اس خوشی میں مکرم نثار احمد صاحب پندرہ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے بزرگان و احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ

(۲) ۔ مسماۃ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ عبد الغفور صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم اختر احمد صاحب ؛ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے مؤرخہ ۳۱/۱/۸۸ کو جوبلی ہال حیدرآباد میں پڑھا۔

مکرم اختر احمد صاحب اور مکرم عبد الغفور صاحب نے اعانت بدر میں دس دس روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے قارئینِ بدر سے دُعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار: محمد منصور احمد حیدرآباد

جہیز دینا ضروری نہیں

جہیز کے بارے میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم

از نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

دوسری اقوام کی دیکھا دیکھی مسلمانوں اور احمدیوں میں بھی شادی بیاہ کے مواقع پر کچھ ایسی بد رسوم رواج پاتی جا رہی ہیں جن کا اسلام و احمدیت میں کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اسلام و احمدیت کا منشاء یہ ہے کہ شادی بیاہ کے مواقع پر لڑکے والوں کی طرف سے نہ تو لڑکی کے والدین پر کوئی بوجھ ڈالا جائے اور نہ ہی ناواجب مطالبات لڑکی والوں کی طرف سے کئے جائیں۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر تکلف۔ تصنع۔ اسراف، کو اسلام و احمدیت نے ناپسند کیا ہے۔ منگنی کے موقعہ پر جوڑا پہنانے کے لئے ایک جم غفیر مستورات کا لڑکی کے والدین کے ہاں لے جانا۔ نکاح کے بعد خواتین کی کثیر تعداد کو جوڑا دینے کے لئے لڑکی کے گھر لے جانا اور رخصتی کے دن ایک بڑی تعداد احباب و خواتین کی لڑکی والوں کے ہاں لے جانا اور یہ خواہش کرنا کہ ان مواقع پر لڑکی والوں کی طرف سے مہمانوں کی خاطر و مدارات ہونی چاہیئے۔

سوچا جانا چاہیئے کہ لڑکی کے والدین کو ان مواقع پر لڑکے والوں کے مہمانوں کی تواضع و ضیافت پر مجبور کرنا یہ سب مطالبات ناواجب ہیں۔ اسلام و احمدیت نے ان مواقع پر نہایت سادگی کی تعلیم دی ہے۔

اسی طرح اپنے قرب و جوار میں بسنے والی دوسری اقوام کی دیکھا دیکھی اگر مسلمان اور احمدی یہ خیال کرتے ہوں کہ شادی کے موقعے پر ان کی بیویاں بھی ڈھیر سارا زیور اور فرج۔ ٹی وی۔ ڈبل بیڈ۔ سوفا سیٹ۔ گودریج کی الماری۔ ڈریسنگ ٹیبل ڈائننگ ٹیبل۔ کرسیاں۔ ٹیبل فین۔ سکوٹر و کار وغیرہ اقسام کا ڈھیروں ڈھیر سامان لے کر آئیں تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لڑکے والوں کی طرف سے ایسے مطالبات شادی کے موقعوں پر خلاف شریعت اور خلافِ تعلیم اسلام و احمدیت ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کی تعلیمات کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ نے لڑکے والوں کو ایسے مطالبات کرنے سے سختی سے منع کیا ہوا ہے۔ ان باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی نادان لوگ جہیز زیادہ نہ لانے کے طعنے دیکر معصوم اور شریف لڑکیوں کی زندگی اجیرن بنا دیتے ہیں اور لڑکی والوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ خاوند کو اور اس کے ماں باپ۔ بہنوں بھائیوں اور رشتہ داروں کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ کہ وہ لڑکی والوں سے مطالبہ کریں۔ کہ لڑکی کو شادی پر ڈھیروں سامان دیا جائے۔ شریعت نے مرد پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ شادی پر بیوی کو کچھ دے۔ نہ یہ کہ بیوی اور اس کے ماں باپ کے سامنے مطالبات رکھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔ کہ جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی اس کے لئے (لڑکی یا لڑکی والوں کو) مجبور کرتا ہے تو سخت غلطی کرتا ہے ہاں اگر اس (لڑکی) کے والدین اپنی خواہش سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے (شادی کے موقعہ پر لڑکی کو) نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔ اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہیئے وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں سے ہے۔

غرض اسلام و احمدیت نے شادی بیاہ میں بھی سادگی کی تعلیم دی ہے اور لڑکی والوں کو زیر بار کرنے۔ نمود و نمائش کرنے۔ ساز و سامان کے اُن سے مطالبات کرنے سے

(آگے صفحہ ۔ کالم ۔ پر ملاحظہ ہو)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری ہاؤس، صالح پور کٹک (اڑیسہ)

مسجد احمدیہ وانی یمبلم کا افتتاح!

[مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو وانی یمبلم (کیرلہ) میں نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کی افتتاحی تقریب میں مکرم مولوی احمد رشید صاحب نے اپنی تازہ عربی نظم پڑھ کر سنائی۔ جو قارئین کی دلچسپی کے لئے مع ترجمہ پیش ہے۔]
(مترجم خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس)

سری نحوک الخدام سمعا وطاعة ⁂ وانصار دین اللہ فاللہ نشکر

آپ کی طرف خدام اور انصار دین خدا ارشاد نبوی "السمع والطاعة" کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئے ہیں۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔

ایا داعی اللہ الذی جل شانہ ⁂ وما انت الا مخبر الحق جاہر

اے داعی الی اللہ! آپ حق و صداقت کی باآواز بلند منادی کرنے والے ہیں۔

نحا نحوک الاغیار من کل جانب ⁂ ومنہم فریق حین یدعی مفکر

غیر احمدی احباب بھی ہر طرف سے آپ کا قصد کرتے ہوئے آ رہے ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ جب انہیں دعوت حق دی جاتی ہے تو وہ اس پر غور و فکر کرتے ہیں۔

وطائفة قد ایدتنا برایہم ⁂ وطائفة منہا فریق مکفر

ان میں ایک فریق ہماری تائید میں بات کرتا ہے اور ایک فریق ہماری تکفیر کرتا ہے۔

سعی نحوک الاعلام یرجون نظرة ⁂ یسرون لا یدرون ماذا تخبر

آپ کو ایک نظر دیکھنے کے لئے بعض ایسی اہم شخصیتیں بھی آئی ہیں جو مسرور و شاداں ہیں مگر نہیں جانتیں کہ آپ کیا خبر دینے والے ہیں۔

وانا صفوف بین ایدیک طاعة ⁂ وننتظر حقا کیف تنہی وتامر

ہم آپ کے سامنے پیکر اطاعت بن کر صف باندھے کھڑے ہیں اور ہم منتظر ہیں کہ آپ کیا امر و نہی کرنے والے ہیں۔

اطعنا رسول اللہ مہدی قومنا ⁂ وانت رسول منہ فی الہند مؤثر

ہم خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل اور قوم کے مہدی کی اطاعت کرتے ہیں اور آپ ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے (دعاوی کو) پہنچانے والے اور (اس راہ میں) ایثار و قربانی کرنے والے ہیں۔

بوانیمبلم تذکار احمد مسجد ⁂ ومدرسة تہدی الی الدین تنشر

یہاں وانیمبلم میں حضرت احمد علیہ السلام کی یادگار کے طور پر ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اور دین اسلام کی طرف دعوت دینے والا ایک مشنری مدرسہ بھی کھولا جا رہا ہے۔

وخلیفتنا مصداق وعد مقدم ⁂ جری قلم التقدیر واللہ ظاہر

خدا کی قسم ہمارے خلیفہ حضرت طاہر سابقہ خدائی وعدوں کے مصداق ہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کا قلم چل پڑا ہے۔

امیر لنا والمؤمنین جمیعہم ⁂ وہذا امیر الہند یا قوم فانظروا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے اور تمام مومنین کے امیر ہیں اور آپ حضرت خلیفۃ المسیح کی نیابت میں ہندوستانی جماعتوں کے امیر ہیں۔

وبشر قبل الالف عنہ محمد ⁂ فاحمد ذا الموعود ذاک المبشر

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار سال قبل ہمارے اس موعود احمدؑ کی بشارت دی تھی۔ واقعی آپ مبشر موعود ہیں۔

رمی نحونا الاعداء کذبا ومفتری ⁂ ولیس لہ منہم فی الفتاوی مصیطر

لیکن ہمارے مخالفین کے منہ کذب و افترا کرتے ہوئے بک بک کرتے ہیں اور ان کے کفر کے فتووں پر گرفت کرنے والا ان میں کوئی نہیں ہے۔

یقولون ما لا یفعلون جہالة ⁂ فما اکفر الانسان یدعی فینکر

یہ لوگ جہالت کی بنا پر وہ کچھ کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں۔ پس انسان کتنا ناشکرا ہے کہ جب اسے حق و صداقت کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ انکار کر دیتا ہے۔

الا نحو حق ام حماة بدعوة ⁂ الی اللہ اذ نادی المسیح المبشر

کان کھول کر سن لو اے احباب نور ایمانی کے سرچشمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منادی کرتے ہیں تو ہم اس دعوت الی اللہ کے خدام اور محافظ ہیں۔

ایا مسجد الاسلام شادک انما ⁂ بناک علی العزم صدر مخیر

اے (وانیمبلم کی) مسجد اسلام! خدا تجھے شاد رکھے۔ تجھے صاحب عزم صدر (جماعت) اور نیک خصلت کے مالک (سی کے) علوی صاحب نے بنایا ہے۔

اجاب نداء دعوة من خلافة ⁂ الا حین باکستان ظلما تنمر

انہوں نے دربار خلافت کی ندا کو اس وقت سنا جب پاکستان وہاں کے احمدیوں کو ازراہ ظلم پہاڑ ڈالنے پر تلا ہوا تھا۔

الا حین الہاہا ائمة کفرہم ⁂ وخاب ظلام الحق واللہ ناصر

وہاں کے ائمہ کفر احمدیت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن حق و صداقت کے یہ دشمن ناکام و نامراد رہیں گے۔ اللہ (ان احمدیوں کا) حافظ و ناصر ہے۔

ولو ہدموا من مسجد اللہ واحدا ⁂ یجبنا بآلاف المساجد تعمر

اگر وہ خدا کی ایک مسجد کو منہدم کریں گے تو اس کے بدلے میں ہزاروں مساجد تعمیر کی جائیں گی۔

وہذا رشید لا یبالی بغیر ما ⁂ تلاہ مسیح الہند اذ ما تبعثروا

جب لوگ منتشر ہو گئے تو رشید، مسیح الہند علیہ السلام کے کلام کے سوا کسی اور بات کی پرواہ نہیں کرتا۔

واذکر قولا قالہ قبل ماہر ⁂ فصیح بلیغ فی المقالات شاعر

یاد رکھو! ایک فصیح و بلیغ شاعر نے اپنے مقالات میں کیا ہی خوب کہا ہے۔

الا ای درب سرت انبت عشبہ
وفاح علی جنبیہ مسک وعنبر

جب آپ کسی گلی میں سے گزرتے ہیں تو وہاں آپ ایسے پودے اگاتے جاتے ہیں جن سے گلی کے دونوں اطراف مشک و عنبر کی خوشبو سے معطر ہو جاتے ہیں۔

صد سالہ جوبلی فنڈ میں صد فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت کیلئے خوشخبری

ایسے مخلصین جنہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق صد سالہ جوبلی فنڈ کی نہایت ہی اہم اور عظیم الشان تحریک میں اپنے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے اسماء کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خاص دعا کے لئے بھجوائی جائے گی۔ چونکہ اس تحریک پر پندرہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس آخری سال میں جملہ سکیموں اور منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لئے اخراجات بڑی تیزی سے ہو رہے ہیں۔ اس لئے پیش آمدہ اخراجات کے مقابل پر وصولی کی رفتار کو بھی اتنا تیز کرنا ضروری ہے۔ اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ جانے کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس طرف خاص توجہ ہے۔ سو جملہ وعدہ کنندگان اور اس عرصہ میں ایسے نئے برسر روزگار ہونے والے نوجوان جو پہلے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ لیکن اخلاص میں وہ اپنے بزرگوں سے پیچھے نہیں، وہ اب اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ جات کر کے فوری سو فیصدی ادائیگی کریں تا ان کے نام بھی ان خوش نصیب مخلصین، جو اپنے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کر چکے ہیں، کی فہرست میں شامل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے خاص طور پر بھجوائے جا سکیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو بار بار اس طرف توجہ دلائیں تا بعد میں کسی مخلص کو اپنی محرومی کا احساس پیدا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ مخلصین جماعت کو حضور ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے شمار افضال و انعامات کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا: خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی طبیعت زچگی کے بعد تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور عزیزہ امۃ الودود عطا فرمائی ہے۔ خاکسار بطور شکرانہ مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار: قریشی محمد فضل اللہ ...

منقولات

برطانوی اخبارات سے

جماعتِ احمدیہ لندن کا پریس ریلیز :-

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مجلس ختم نبوت مکہ مرکزی رہنماؤں سے منسوب ایک خبر بعنوان "کراچی میں قادیانیوں پر فسادات کرانے کا الزام" شائع ہوئی ہے جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو ملک کے ہنگاموں میں ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس بے بنیاد خبر کی تردید کرتی ہے۔ جماعتِ احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور اس کا دامن اس سے ہمیشہ پاک رہا ہے۔

(روزنامہ ملت لندن ۲۵/۲/۸۸)

پروفیسر خورشید کے بیان کی مذمّت :-

لندن (پ ر) حال ہی میں بعض اخبارات میں پروفیسر خورشید احمد کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے سپریم کورٹ میں دائر کئے جانیوالے کیس میں بطور گواہ پیش ہوئے۔ اور قادیانیوں نے اس کیس کے ذریعہ عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو مسلمان قرار دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو مرزا طاہر احمد کی خلافت سے وابستہ ہے ہرگز یہ مقدمہ دائر نہیں کیا۔ جماعتِ احمدیہ ہمیشہ سے اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ کسی شخص کا عقیدہ دینی ہوتا ہے جس کا وہ خود اظہار کرے اور کوئی گورنمنٹ ادارہ عدالت یا اسمبلی اس امر کی مجاز نہیں کہ کسی کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کرے۔ پروفیسر صاحب کو جو اس مقدمہ میں بطور گواہ پیش ہوئے ہیں بخوبی علم ہے کہ مقدمہ کس کی طرف سے کیا گیا تھا اور مقدمہ کی نوعیت کیا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے دروغ گوئی سے کام لیا ہے نیز ان کا یہ بیان کہ وہ "سچے مسلمانوں کا روپ دھار کر جنوبی افریقہ میں داخل ہونے کی قادیانیوں کی سازش کو ناکام بنا رہے ہیں۔" بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ میں ۱۹۵۶ء سے قائم ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اخبار وطن لندن ۲۴/۲/۸۸

برطانیہ میں مسلمانوں کیلئے جمعہ کی تعطیل ہونی چاہیئے۔

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ یو کے نے اپنے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد کی منظوری کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن تعطیل قرار دے اور جس قدر جلد ممکن ہو ایسا قانون پاس کیا جائے جس سے مسلمانوں کو ان کا جائز حق مل سکے۔ جماعتِ احمدیہ کے سیکرٹری اطلاعات نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں عیسائیوں کے لئے اتوار اور یہودیوں کے لئے ہفتہ کا دن مذہبی عبادات کے لئے مخصوص ہے مگر مسلمانوں کے لئے جو تعداد میں یہودیوں سے بھی زیادہ ہیں جمعہ کا دن تعطیل کا نہیں۔ جس سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جمعہ کی فضیلت سے محروم رہ جاتی ہے۔ نماز جمعہ کے متعلق قرآن مجید میں واضح حکم موجود ہے کہ نماز کی اذان سنتے ہی سب کام کاج چھوڑ کر مسجد میں آجائیں اس طرح ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آئے۔ پھر حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان لگاتار تین نماز جمعہ ادا نہیں کرتا اس کا ایمان پختہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کے دن تعلیمی اداروں میں بھی مسلمان بچوں کو چھٹی ہونی چاہیئے تاکہ وہ مساجد میں آکر جمعہ کی برکتوں میں حصہ لے سکیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جب تک ایسا قانون پاس نہیں ہو جاتا۔ Employers نیز ادارں اور دفاتر کے سربراہ مسلمان ملازمین کو جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کے لئے کم از کم چار گھنٹہ کی رخصت دیں گے۔ جماعت احمدیہ کے سیکرٹری تعلیم رشید احمد چوہدری نے اس سلسلہ میں ایک یادداشت وزیر تعلیم کینتھ بیکر کو اس وقت

پیش کی جب وہ بیٹرسی ٹاؤن ہال میں وانڈزورتھ بورڈ کی طرف سے "بہتر تعلیم کی مہم" کا آغاز کرنے گزشتہ ہفتہ آئے۔

(اخبار جنگ لندن ۱۷/۲/۸۸)

جمعہ کے دن کی تعطیل کے لئے مسلمانوں کی اپیل

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے اپنے گزشتہ اجلاس عام میں متفقہ طور پر یہ ریزولیوشن پاس کیا جس میں برٹش سرکار سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانوں کے لئے جمعہ کے روز کی تعطیل کا اعلان کیا جائے۔ تاکہ وہ جمعہ کی فرض نماز اجتماعی طور پر مسجد میں ادا کر سکیں۔ اس ریزولیوشن میں یہ کہا گیا ہے کہ جب کہ عیسائیوں کے لئے اتوار کا روز اُن کی عبادت کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ یہودیوں کے لئے ہفتہ یعنی سبت کے دن کی چھٹی ہوتی ہے۔ مسلمان جو یو۔کے میں دوسرے نمبر پر سب سے بڑا مذہبی فرقہ ہے اُن کو دوسروں کے مقابل پر اپنے لازمی مذہبی فریضہ کی ادائیگی کے موقعہ سے محروم کیا جا رہا ہے۔

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے بولنے والے نمائندہ مسٹر عبدالرشید چوہدری نے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی نماز کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی رو سے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تمام کاروبار چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد کی طرف تیزی سے چل پڑے۔ علاوہ ازیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ روایت ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا :-
"ایک مسلمان جو لگاتار تین نماز جمعہ سے غیر حاضر ہوتا ہے وہ سچا مومن نہیں ہے"۔ جمعہ کی نماز کوئی عام نماز نہیں۔ ایک مسلمان کے لئے یہ اہم ترین تہوار ہے۔ بلکہ دو عیدوں کے تہواروں سے بھی زیادہ اہم ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ اس واسطے احمدیہ فرقہ گورنمنٹ سے پُرزور اپیل کرتا ہے کہ جتنی جلدی بھی ممکن ہو مسلمانوں کے لئے جمعہ کی چھٹی کا اعلان کرنے کے لئے باقاعدہ قانون بنایا جائے۔ تاکہ برطانیہ عظمیٰ کے باشندوں سے کی گئی اس بے انصافی کا ازالہ ہو سکے۔

اُنہوں نے کہا۔" البتہ جب تک ایسا قانون نہیں بن جاتا اُس وقت تک کے لئے ہماری گورنمنٹ سے پُرزور اپیل ہے کہ درمیانی عرصہ کے لئے وقتی اقدام کے طور پر مسلمانوں کو جمعہ کے دن کم از کم چار گھنٹہ کی چھٹی دی جائے تاکہ وہ اپنے مذہبی فریضہ کو ادا کر سکیں۔

اُنہوں نے مزید کہا کہ اگر ضروری ہو تو مسلمان اس کے بدلہ میں کسی دوسرے دن کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ اس وجہ سے جتنے گھنٹے کام نہ کر سکنے کا نقصان ہو اس کی تلافی ہو سکے۔ لیکن جمعہ کے روز مسجد میں حاضر ہونے کے لئے رخصت دیا جانا مذہبی حق ہے۔

مزید برآں اس امر کے پیش نظر کہ مسلم بچوں کی مذہبی اور کلچرل تعلیم کے لئے جمعہ کا خطبہ و نماز بھی ناگزیر ہیں۔ ہم محکمہ تعلیم کے حکام سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ مسلم طلباء کو جمعہ کے روز دن کے درمیانی حصہ کے دوران چھٹی دی جائے تاکہ وہ مسجد میں جمعہ کی نماز میں حاضر ہو سکیں۔

(ایشین ہیرالڈ لندن ۱۹ تا ۲۵ فروری ۱۹۸۸ء)

انگریزی سے ترجمہ بشکریہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی اے آنرز قادیان

جہیز دینا ضروری نہیں (بقیہ صفحہ ۴)

لڑکے کو اور لڑکے والوں کو منع فرمایا ہے۔

اس لئے جماعت کے عہدیداران اور مبلغین کرام کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے دوستوں کو یہ باتیں ذہن نشین کرائیں تاکہ ہر احمدی مرد۔ ہر احمدی عورت۔ ہر احمدی گھرانہ اسلام و احمدیت کی ان تعلیمات کو پیش نظر رکھے۔ جس پر عمل کرنا ہر شادی شدہ جوڑے۔ ہر احمدی گھرانے۔ ہر احمدی خاندان اور پوری جماعت کے لئے راحت وسکون اور آرام و سہولت کا باعث ہوگا۔

دعا ہے کہ ہر احمدی کو اسلام و احمدیت کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق میسر آئے۔ آمین :

قسط چہارم (آخری)

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے!

تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء

اب میں جماعت احمدیہ اور بعض دیگر مسلمان جماعتوں کے مابین جو اہم اور بنیادی اختلاف ہے اس پر مختصر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

سب سے اہم اختلافی مسائل وفات وحیاتِ مسیح ناصری علیہ السلام اور معنی ختم نبوت پر ہیں۔ جہاں تک حیات و وفاتِ مسیح کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم، احادیث صحیحہ بائیبل مختلف تاریخی شواہد اور دیگر عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نہ تو زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور نہ ہی اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء کی طرح اپنی طبعی عمر پاکر ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

چنانچہ وفاتِ مسیح کے بارے میں آپ کے ناقابل تردید دلائل کا ہی اثر ہے کہ آج مسلمان اس غلط عقیدے کو ترک کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مؤقر جریدہ سری نگر ٹائمز مجریہ ۲۰ مئی ۷۸ء میں سید نثار حسین حسنی صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰؑ ایک نبی تھے۔ نبی بھی بشر ہی ہوتا ہے .... اب چند روایات کی بناء پر حضرت عیسیٰ پرستی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو وفات یافتہ مان کر ہم قادیانی مسلک کی تائید نہیں کر رہے ہیں بلکہ علم وعقل کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اور اُن بے شمار غیر احمدی علماء و فضلا کی تائید کر رہے ہیں جو اپنی بلند پایہ تصانیف و تفاسیر میں وفاتِ مسیح کا اعلان ڈنکا کی چوٹ کرتے ہیں۔ شیخ حافظ محمد شلتوت جامع ازہر مصر۔ شیخ محمد عبدہ مصری۔ علامہ رضا المنار علامہ مصطفیٰ المراغی۔ سرسید احمد خاں۔ ڈاکٹر سید عبداللطیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ علامہ اقبال۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ (ناقل) وغیرہ فضلاء و مفسرین نے تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مر چکے ہیں۔"

یہ عظیم الشان انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح کی نشان نمائی کرتا ہے:-

"یاد رکھو! کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۵)

دوسرا مسئلہ حضرت رسول کریم صلعم کے مقام ختم نبوت کا ہے۔ غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر نبوت کو ہمیشہ کے لئے بند فرما دیا ہے۔ اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی تا قیامت نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان کے بالکل خلاف ہے۔ آنحضرت صلعم کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے نبوت کا ملنا قرآنی آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین سے ثابت ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ اور کامل رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لوگ اطاعت کریں گے وہ اُن لوگوں میں سے ہوں گے جن پر خدا کے انعام نازل ہوئے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ کو جسے خدا نے خیر اُمت قرار دیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ تمام انعامات حاصل ہوں گے جو پہلی اُمتوں کو حاصل ہوئے تھے۔ بلکہ اس اُمت کو یہ ایک خاص فخر حاصل ہے کہ آنحضرت صلعم کے ایک اُمتی کو بھی آپ کی اطاعت کی برکت سے بربنائے ضرورت نبوت کا انعام دیا جائے گا۔

چنانچہ حضرت رسول کریم صلعم فرماتے ہیں:-

ابوبکر افضل هٰذه الامة الا ان یکون نبیٌ۔ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق)

کہ حضرت ابوبکرؓ اُمت محمدیہ میں سب سے افضل فرد ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو یعنی اُمت محمدیہ میں کوئی نبی ہوا تو حضرت ابوبکرؓ اُس سے افضل نہیں ہوں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا لفظ دیکھ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانہ میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلعم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے مقام نبوت تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلعم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ ویسا ہی میرا نام اُمتی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۱۵۰)

نیز فرماتے ہیں:-

"وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اُس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اُس کی اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷-۲۸)

حضرت رسول کریم صلعم نے لا نبی بعدی فرمایا ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت امام ملا علی القاریؒ جو بڑے محقق اور فقہ حنفیہ کے ماہر اور جلیل القدر امام گذرے ہیں

فرماتے ہیں:۔

"انّہٗ لا یاتی نبیٌّ
بعدہٗ ینسخ ملّتہٗ
ولم یکن من امّتہٖ"
(موضوعات کبیر ص ۵۹)

یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی اُمت سے نہ ہو اور آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واضح ارشاد ہے کہ تم حضرت عائشہ سے دین کی باتیں سیکھو فرماتی ہیں:۔

"قولوا انّہٗ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔"
(در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

تم یہ تو کہو کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔

غرضیکہ یہ کہ حضرت رسول کریم صلعم کا مقام ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا جو موقف اور عقیدہ ہے وہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان کے عین مطابق ہے۔

آج سے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت مخبر صادق صلعم نے آخری زمانہ کے بگڑے ہوئے عقائد کے حامل مسلمانوں میں سے نجات یافتہ صرف اُس جماعت کو قرار دیا تھا جو ما انا علیہ و اصحابی کے مصداق ہوگی۔ یعنی تبلیغ، تعلیم و تربیت اور ایثار و قربانی میں صحابہ کرام کی جماعت کے مشابہ ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی فدائیت ہی کا اثر ہے کہ آج اُسے ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اُس کا تبلیغی مشن آج ساری دُنیا میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔ یہی اسکا نتیجہ ہے آج ہر احمدی نہایت فخر کے ساتھ اور شکر الٰہی کے جذبہ سے معمور ہو کر یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ عالم احمدیت پر اب سورج غروب نہیں ہوتا۔

اشاعت اسلام کے لئے فدائیت اور ایثار کا جذبہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ آج مسلمانوں کی کثرت، ان کی حکومتیں اور ان کے اندر پائے جانے والے بڑے بڑے ادارے سب مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتے جو ایک کمزور اور غریب جماعت اکناف عالم میں کامیابی سے کر رہی ہے۔

احباب کرام! جماعت احمدیہ اپنے عقائد اور عملی میدان میں خالصۃً حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ اس کے ساتھ جمہور مسلمانوں اور اُن کے علماء نے کس قسم کا سلوک کیا ہے اس کے بارے میں کچھ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پچھلی یکصد سالہ تاریخ احمدیت اس بات کی شاہد ہے۔ آخری زمانہ کے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق علماء سے اور اُن کے چیلوں سے یہی اُمید کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے کہ حضرت شیخ محی الدین ابن العربی نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدوٌّ مبین الا الفقھاء خاصۃً"
(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اُن کا کھلا کھلا دشمن ان علماء و فقہاء کے سوا اور کوئی نہیں ہوگا۔

یہی بات جناب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی بات فرما گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ پچھلی ایک صدی سے ان نام نہاد علماء اور ان کے چیلوں کی طرف سے لگائی گئی آگ کی بھٹیوں میں سے گذر کر نتیجۃً حضرت کے اس مقام پر آ کھڑی ہوئی ہے۔ اور ایک زمانہ اس بات پر شاہد ہے کہ ان مخالفتوں اور دشمنیوں کے اور ان کی مخالفانہ تدبیروں سے جماعت احمدیہ کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ اور جماعت احمدیہ ہر لحظہ ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک موقعہ پر نہایت پر جلال الفاظ میں فرمایا:۔

"میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ ہمارا خدا جس نے اس سے پیشتر ہر موقعہ پر ہم پر ظلم کرنے والوں کو سزائیں دیں کیا وہ نعوذ باللہ مر چکا ہے؟ وہ ہمارا قادر خدا اب بھی زندہ ہے اور اپنی ساری طاقتوں کے ساتھ اب بھی موجود ہے۔۔۔۔۔۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے وہ انصاف کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور ظالموں کو سزا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔ اس کی پکڑ اس کی گرفت اور اس کی بطش اب بھی شدید ہے جس طرح کہ پہلے شدید تھی۔۔۔۔۔۔ احمدیت کا پودا کوئی معمولی پودا نہیں۔ یہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ دشمن پہلے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ مگر یہ پودا اُن کی حسرت بھری نگاہوں کے سامنے بڑھتا رہا۔ تاریکی کے فرزندوں نے پہلے بھی حق کو دبانے کی کوشش کی مگر حق ہمیشہ اُبھرتا رہا۔ اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہوگا۔ یہ چراغ وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں بجھا سکیں۔ مخالف ہوائیں چلیں گی طوفان آئیں گے مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا اور لہریں اُچھالے گا۔ مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خدا ہے پار لگ کر ہی رہے گا۔"
(الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۵۳ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ تقدیر نہیں بدل سکتی کہ ہمیشہ ہر حال میں نار والوں ہی یقیناً شکست کھائے گا اور نور مصطفوی یقیناً کامیاب ہوگا۔ کوئی نہیں جو بلالی احد کی آواز کو مٹا سکے۔ کوئی سینہ کوئی پہاڑ نہیں جو سینوں پر پڑ کر لا الٰہ کی آواز کو دبا سکے۔ کوئی دکھ اور غم نہیں کوئی ممد مر نہیں جو محمد مصطفیٰ صلعم کی صداقت کی شہادت سے کسی کو باز رکھ سکے۔ یہ امر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم رہے گا۔ محمد مصطفیٰ صلعم والذین معہ غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مغلوب ہونے کے لئے نہیں بنائے گئے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت کو دُنیا کی کونسی طاقت مار سکتی ہے۔ بڑا جاہل ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اُٹھا ہوں دُنیا میں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ بڑے بڑے پہلے آئے ہیں بڑے بڑے پہلے ہم نے دیکھے ہیں۔ آئے اور نیست و نابود ہو گئے اُن کے نشان مٹ گئے اس دُنیا سے۔ لیکن ان غریبوں کی قربانیوں کو خدا نے قبول فرمایا اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی۔

۔۔۔۔۔۔ جس جماعت نے خدا کی یہ اٹل تقدیر دیکھی ہو اور ہر دُکھ کو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو اس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے۔ اس جماعت کو شکست کون دے سکتا ہے؟ اس لئے لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی۔ لازماً آپ جیتیں گے۔ خدا کے عاجز اور غریب بندے جیتیں گے۔ جن کو آج دُنیا کمزور سمجھتی ہے۔ جو ظالم اُٹھتا ہے اُنہیں پر ظلم شروع کر دیتا ہے۔ مگر تقدیر الٰہی نے آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑا۔ کبھی ہمت نہ ہاریں ہمیشہ دُعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنی راہ پر قائم رہیں۔ اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر فضل نازل فرماتا ہے۔" (فرمودہ ۱۳-۱-۸۴)

پھولیں پھلیں گے ہر دم کلمہ پڑھانے والے
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے

احمدیت جو حقیقی اسلام ہے پھولے گی اور پھیلے گی دُنیا کی کوئی طاقت اس غلبہ کو روک نہیں سکے گی۔

قدمائے اصحاب اسلام ابن ہر حالت خود پیدا
کفر کی کالی گھٹا کافور ہوگی ایک دن
احمدیت ہی رہے گی رب کعبہ کی قسم

تصحیح

ہفت روزہ بدر "مسیح موعود نمبر" میں چھپی مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور کی نظم کے دسویں شعر کے پہلے مصرعہ میں لفظ "عترت" (یعنی قریبی رشتہ دار) کی بجائے سہو کتابت سے لفظ "حضرت" لکھا گیا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

"ٹو دی فرنٹیئر"

تحریر :۔ مسٹر جیفری مورہاؤس برطانیہ ۔ ترجمہ :۔ محمد زکریا ورک مقیم کنگسٹن ۔ کینیڈا

برطانیہ کے ایک نامور صحافی جیفری مورہاؤس نے ۱۹۸۵ء میں پاکستان کا سفر بس، اور ریل گاڑی کے ذریعہ کیا اور مختلف شہروں کراچی سکھر موہن جوداڑو کوئٹہ لاہور پنڈی اسلام آباد پشاور میں انہوں نے جو وقت گذارا جن لوگوں سے ملے اور جو تاثر انہوں نے پاکستانی معاشرے کا لیا اس کا بیان انہوں نے اپنی کتاب میں کیا ہے کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ پڑھنا شروع کریں تو چھوڑنے کو جی نہیں کرتا اس کتاب کے چند صفحات کا ترجمہ قارئین بدر کی دلچسپی کے لیے حاضر خدمت ہے۔

خاکسار : محمد زکریا ورک

جنرل ضیاء کو حمایت ملک کے دو طبقوں سے ملی تھی ایک تو ملٹری جس نے اس کو وہاں تک پہنچایا جہاں وہ آج متمکن ہے اور اس کے عوض ملٹری کو جنرل نے دولت، وجاہت اور ہر قسم کے اعلیٰ سرکاری غیر سرکاری عہدوں سے نوازا مثلاً چاروں صوبوں کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل تھے اور حکومت کے اچھے اچھے عہدوں پر ملٹری کے آفیسر متعین تھے فوج کی دخل اندازی سیاست میں کوئی نئی بات نہ تھی ۱۹۵۸ سے لیکر آج تک فوج کا حکومت کے اندر ہر جگہ دخل رہا سوائے ۱۹۷۱ء تک جبکہ زمیندار بھٹو کی حکومت تھی بھٹو کو عنان حکومت انتخابات عامہ سے نہ ملی تھی بلکہ کرسی اقتدار پر اس کو ان جرنیلوں نے بٹھایا تھا جو مشرقی پاکستان میں شرمناک شکست سے ہم کنار ہوئے تھے جنرل ضیاء اب یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے فوجیوں کا وہی حال ہو جو مشرقی پاکستان میں ہوا تھا چنانچہ اس نے امریکہ کے ساتھ اتحاد اختیار کر لیا تھا اور اس اتحاد کی ایک شرط یہ تھی کہ امریکہ اس کی ایئر فورس کو ۱۶۔ ایف جہازوں سے لیس کرے گا۔ ضیاء کی یہ بھی پوری کوشش تھی کہ آرمی کے اندر کوئی سازش جنم نہ لینے پائے جو اس کی حکومت کا تختہ الٹ دے میرے سننے میں آیا تھا کہ سیکنڈ لیفٹیننٹ سے اوپر تمام ترقیاں وہ خود منظور کرتا تھا۔

جنرل ضیاء کا دوسرا حمایتی طبقہ علماء تھے جن کو دین کا علم معمولی اور سطحی تھا ان کا معاشرتی درجہ وہی تھا جو یہودیت میں "ربائی" کا ہوتا ہے اگر ایک عالم کو اس کا رتبہ کوئی الیکشن یا ذاتی کیریکٹر سے نہیں ملتا بلکہ بعض دفعہ موقعہ پرستی سے یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے وہ عوام الناس جو ایسے خود ساختہ عالموں کا سکہ نہیں مانتے ان کو بڑے "مُلّاؤ" کے نام سے مخاطب کرتے ہیں۔ علماء جنرل ضیاء کی حمایت بلاشبہ ایک خاص وجہ سے کرتے تھے۔ کیونکہ ان لوگوں کو حکومت "وقف" کے خزانہ سے تنخواہ دیتی ہے پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ موجودہ حکومت کا سربراہ ایک ایسا مذہبی تھا جو ان ملاؤں سے بڑھ کر جنونی ZEALOT تھا۔

زناء کا مقدمہ جس کا ذکر میں نے لاہور کے مشہور عالم دین ڈاکٹر اسرار احمد سے کیا تھا اس مقدمہ میں ملوث مرد اور عورت کو عدالت کے ججوں نے موت کی سزا دینے سے انکار اس لئے کر دیا تھا کہ اس عورت اور مرد کو زناء کرتے ہوئے چار آدمیوں کی عینی شہادت درکار تھی ان شریعتی عدالت کے ججوں کے خیال کے مطابق ایسی سزا کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ تھا اور جنرل ضیاء نے ان ججوں سے درخواست کی تھی کہ وہ دوبارہ اس مقدمہ کے فیصلہ پر غور کریں اور رسول اللہ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے فیصلہ کو دوبارہ لکھیں۔

شریعی قانون کے مطابق سناہیوال سے ایک چور کے خلاف بھی فیصلہ سنایا گیا ان دنوں سنایا گیا مگر اس کے ہاتھ شریعت کی سزا کے مطابق نہیں کاٹے گئے کیونکہ ان دنوں جنرل ضیاء الحق ایک بھکاری بن کر امریکی حکومت کے آگے فوجی امداد لینے جا رہا تھا اور امریکی حکومت نے اسے دو ٹوک کہہ دیا تھا کہ ایک اتحادی حکومت کے یہاں ایسی بھیانک سزا کا دیا جانا امریکی رائے عامہ کے لیے ناگوار ہوگا۔

ایک وکیل جس سے میری واقفیت اچھی خاصی ہوگئی تھی اور اس کے قول وبیان پر مجھے کوئی شک نہیں تھا اس نے مجھے بتلایا کہ کراچی کے شہر میں دو سال قبل ایک چھ ماہ کے بچے کو ایک "ملا" کے کہنے پر سنگسار کر دیا گیا تھا کیونکہ ملاء کا کہنا تھا کہ یہ بچہ ولدالزنا ہے مگر بعض کا خیال تھا کہ یہ درحقیقت ملا ہی اس بچہ کا باپ تھا مگر زناء کو چھپانے کے لئے اس نے بچہ کو سنگسار کرنے کا بہانہ بنا لیا کیونکہ بچہ کی والدہ نے اس معصوم بچہ کو اس کے گھر کی دہلیز پر لاکر رکھ دیا تھا۔ ان جاہلانہ افعال کا اگرچہ شریعت کورٹ سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہی ایسی جسمانی سزاؤں کا اخبارات میں اکثر ذکر ہوتا تھا۔

اسلامی سوسائٹی کے قیام کے لئے جنرل ضیاء الحق نے زکوٰۃ کے نظام کا نفاذ ضروری جانا تھا آمدنی کی ڈھائی فیصد ادائیگی کا نام زکوٰۃ ہے جو غرباء یتیماء اور بیواؤں میں تقسیم کی جاتی ہے اس نظام کے نفاذ کے پہلے سال ہی اسی کروڑ پچاس لاکھ روپے لوگوں سے اکاؤنٹس میں نکالے گئے۔ شیعہ لوگ چاہے وہ کسی بھی ملک میں رہتے ہوں زکوٰۃ یا کسی ایسے مالی نظام کے ہمیشہ خلاف رہے ہیں۔ چنانچہ ایران میں شاہ ایران کے خلاف انقلاب کے فوری بعد مالی بحران کی ایک وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے ٹیکس دینا بند کر دیا تھا چنانچہ جنرل کے اس زکوٰۃ آرڈیننس کے اعلان کے بعد بہت سے سنی العقیدہ مسلمان شیعہ بن گئے چنانچہ میرے قیام کے دوران حکومت اسی بحران کو حل کرنے کے لئے مصروف کار تھی مزید براں عُشر کے ٹیکس کے اعلان کے بعد جو زرعی فصلوں پر لگایا جاتا ہے اس بحران کے مزید پیچیدہ ہونے کی ہر صورت نظر آتی تھی لیکن ان اقدامات یعنی قانون شریعت زکوٰۃ آرڈیننس، عُشر آرڈیننس کے اعلان کے بعد علماء کا ہی ایک طبقہ ایسا تھا جس نے جنرل ضیاء کی دل کھول کر حمایت کی تھی علماء جنرل ضیاء کے اس قدر دلدادہ ہو چکے تھے کہ بعض حلقوں میں اسے خلیفہ قرار دیئے جانے کی تحریک چلائی جا رہی تھی خلیفہ سے زیادہ ایک مسلمان کے لئے کوئی بڑھ کر پوزیشن نہیں یہ خلیفہ کا ٹائیٹل حضرت محمدؐ کے جانشینوں کے لئے ان کی وفات کے بعد استعمال کیا گیا اور خلافت کا تصور ابھی بھی مسلمانوں کے ذہنوں میں ایک طاقتور آئیڈیل ہے۔

TO THE FRONTIER
BY GEOFFERY MOORE-HOUSE 1985
(Page 145 to 147)

علاقہ ورنگل میں جماعت احمدیہ کی خوشکن تبلیغی مساعی

مکرم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ چند سالوں سے ریاست آندھرا کے علاقہ ورنگل میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں کئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اس علاقہ میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ نظارت دعوۃ وتبلیغ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے باہمی اشتراک سے اس وقت اس میدان عمل میں مبلغین کرام میں سے مکرم مولوی اسماعیل احمد خان صاحب، مولوی نعیم احمد صاحب بنگالی مولوی غلام احمد صاحب قادر اور مولوی عبدالسلام صاحب مالاباری اور معلمین وقف جدید میں سے ایم۔ اے محمد ظفر اللہ صاحب۔ عبدالروف صاحب عاجز۔ عبدالستار صاحب سبحانی۔ یعقوب علی صاحب محمد عبدالروف صاحب اور فضیلت احمد صاحب افضل۔ تعلیم وتربیت اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔

اس علاقہ کے نگران اعلیٰ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج ہیں اور یہ دونوں حضرات بھی وقتاً فوقتاً اس علاقہ کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور مبلغین ومعلمین کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں۔ اور نتائج خوشکن ظاہر ہو رہے ہیں۔ مخالفین احمدیت کی مخالفت بھی مختلف رنگوں میں ترقی کر رہی ہے۔ اس مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صرف ماہ فروری ۱۹۸۸ء میں ۱۸۴ افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور مزید بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے اور ان تبلیغی مساعی پر مبلغین کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی خوشنودی کے خطوط موصول ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین ومعلمین کی تبلیغی وتربیتی مساعی کو اور زیادہ نتیجہ خیز بنائے اور نئے بیعت کنندگان کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

❊

منقولات

روزہ کے فوائد و اسرار

فرمودات حضرت حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرسلہ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ مقیم موسیٰ بنی مائنز۔ بہار

آٹھویں صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (۶۹۱ھ تا ۷۵۱ھ) حضرت امام ابن تیمیہؒ کے شاگرد اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہوئے ہیں۔ آپ اپنی کتاب "زاد المعاد" کے لئے زیادہ معروف ہیں یہ کتاب عربی میں کئی جگہوں سے شائع ہو چکی ہے اور اب اس کتاب کا اردو ترجمہ ادارۃ دار الکتاب دیوبند یوپی نے شائع کر دیا ہے۔ روزہ کے فوائد و اسرار سے متعلق حضرت حافظ قیمؒ فرماتے ہیں:۔

"صیام (روزہ) سے مقصود نفس کا خواہشات نفسانی سے روکنا اور ان چیزوں سے رکنے کی عادت پیدا کرنا ہے۔ جن کا انسان خوگر ہے۔ اور جن سے وہ مانوس ہے اور اس کی قوت شہوانی میں اتنا اعتدال پیدا کر دینا جس سے اس کے اندر ان چیزوں کے حصول کا جذبہ پیدا ہو جو اس کے لئے باعث سعادت اور عیش جاودانی کا سبب ہیں۔ اور ان چیزوں کے قبول کرنے کا جن سے اس کی صفائی ترقی ہو اور جن میں اس کی حیاۃ ابدی ہے نیز بھوک اور پیاس کا مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرنا ہے اور خالی معدوں کی یاد تازہ کرنا ہے۔ اور بتلانا ہے کہ ان مساکین اور فاقہ کشوں پر کیا گزرتی ہے جن کو معدوں کی آگ بجھانے اور اپنے جگر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے سامان نصیب نہیں روزہ کھانے پینے پر پابندی عائد کرنے اور اس کے استعمال کو محدود کر دینے کے ذریعہ شیطان کو انسان کی زندگی میں تصرف کرنے اور من مانی کاروائی کرنے سے روک دیتا ہے اور انسان اس کی برکت سے اپنی طبیعت کا ایسا تابع فرمان نہیں رہ جاتا تاکہ ہر دم اس کی پیروی کرتا رہے اور اپنے معاش و معاد کا کچھ خیال نہ کرے، وہ ہر عضو انسانی میں سکون پیدا کرتا ہے بہیمی قوتوں اور سرکشی سے روکتا ہے انسانی خواہشات کو لگام دیتا ہے وہ متقین کو لگام۔ نفس و روح کی معرکہ آرائی میں ذرہ اور سپر اور ابرار و مقربین کی ریاضت ہے انسان کے تمام اعمال میں وہ رب العالمین کا حصہ خاص ہے۔ ایک روزہ دار کرتا کیا ہے؟ یہی کہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا اپنے معبود کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اس لئے روزہ اللہ تعالیٰ کی رضاء و محبت اور نفس کے محبوبات اور نفسانی لذتوں کے ترک کر دیا۔ لیکن یہ کہ روزہ دار نے کھانا پینا اور اپنی خواہشات اپنے معبود کی خاطر چھوڑی ہیں یہ ایک قلبی کیفیت ہے۔ اور بندہ کا ایک راز ہے جس پر کوئی انسان مطلع نہیں ہو سکتا۔ اور یہی صوم کی حقیقت ہے۔ روزہ کو ظاہری جوارح اور باطنی قویٰ کی حفاظت میں عجیب دخل ہے۔ روزہ ان مواد فاسدہ سے ایک پرہیز ہے۔ جو جب انسان پر پورا قبضہ اور استیلا حاصل کر لیتے ہیں۔ تو اس میں فساد پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ مواد ردیہ کو خارج کرتا ہے جو نفس کی صحت میں خلل ہیں۔ پس روزہ ایک ہی وقت میں قلب و جوارح کی صحت کی حفاظت بھی کرتا ہے اور اس کی اس کھوئی ہوئی صحت کو بھی واپس لاتا ہے۔ جو خواہشات کے انہماک میں ضائع کر دی تھی اس لئے وہ تقویٰ کا بہت بڑا معاون ہے۔ اور اسی لئے ارشاد ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۸۴)

(اے ایمان والو حکم ہوا تم پر روزہ کا جیسے حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ)

اور اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" الصَّوْمُ جُنَّةٌ" (روزہ ایک ڈھال ہے) اور اسی لئے آپ نے ایسے شخص کو جس پر جنسی خواہش کا غلبہ ہو اور اس کو نکاح کی مقدرت نہ ہو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔۔۔ روزہ کی مصلحتیں اور فوائد جب ایسے ظاہر و باہر ہیں کہ عقل سلیم اور فطرت مستقیم ان کا بآسانی مشاہدہ و احساس کر سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنے بندوں کے لئے رحمت و احسان اور ایک پرہیز اور حافظ و پہریدار کی حیثیت سے شروع فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل اس کے بارے میں بہترین اور مکمل ترین عمل ہے جو ایک طرف سب سے زیادہ سہل دوسری طرف حصول مقصد کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔ چونکہ نفوس انسانی کا اپنے مالوفات و مرغوبات سے رکنا ایک بڑا دشوار کام ہے، اس لئے اس کی فرضیت میں جلدی نہیں کی گئی بلکہ ہجرت کے بعد وسط اسلام میں اس کی فرضیت نازل ہوئی جب کہ طبیعتیں توحید و نماز کی خوگر اور احکام قرآنی سے بخوبی مانوس ہو گئی تھیں روزہ کی فرضیت ۲ھ میں ہوئی۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نو ایسے رمضان آئے جن میں آپ نے روزہ رکھا اور اس کی فرضیت میں بھی تدریج سے کام لیا گیا پہلے وہ اس طرح فرض ہوا کہ مسلمانوں کو اس کا اختیار تھا کہ چاہے وہ روزہ رکھے چاہے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے پھر یہ اختیاری حالت جاتی رہی اور روزہ قطعی طور پر فرض ہو گیا اور فدیہ کا حکم صرف ایسے بوڑھے اور عورت کے لئے رہا جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ دونوں روزہ چھوڑ سکتے ہیں اور ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے ہیں مریض و مسافر کے لئے اس کی اجازت دی گئی کہ روزہ نہ رکھیں اور قضاء کر لیں اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے بھی رخصت ہے اگر ان کو اپنے یا اپنے بچہ کی جان کا اندیشہ ہو۔"

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۴۰-۱۴۱ نظامی)

—— ٥ ——

جماعت احمدیہ پاکستان سے متعلق تازہ اطلاعات

(۱)۔ مکرم محمد حمید اللہ صاحب حسقانی بلوچ آف کراچی کو جو پاکستان ایئر فورس میں پونے تیرہ سال سے ملازم تھے محض اس وجہ سے کہ وہ احمدی ہیں زیر چٹھی ۲/۸۸ NO. AIR HQ/22829/16/ADP22 (HRMR) جبری فارغ کر دیا گیا۔

(۲)۔ ۲۸ر فروری ۱۹۸۸ء کو چک HR/۲۲۷ بہاولنگر کے ایک احمدی عزیز احمد مرحوم کی نعش کو مقامی عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ مقامی لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہوا۔ تین ماہ بعد ملاؤں نے واویلا مچایا، اسسٹنٹ کمشنر پولیس، اور انسپکٹر آف پولیس حرکت میں آ گئے۔ انہوں نے مقامی لوگوں یہاں تک کہ عورتوں کے پروٹسٹ کے باوجود قبر اکھاڑ کر نعش کو ورثا کے حوالے کر دیا۔ جس کو بعد ازاں ایک احمدی کی زرعی زمین میں دفن کیا گیا۔

(۳)۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ۳ر فروری کو اوکاڑا میں پیش آیا۔ ۲۶ر جنوری ۸۸ء کو ایک احمدی مکرم محمد صادق صاحب مرحوم کی نعش کو مقامی قبرستان جہاں احمدیوں کی قبریں تھیں دفن کیا گیا۔ اس گاؤں کے نو وارد ملا نے کچھ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ کی کہ قادیانی کی نعش وہاں سے ہٹائی جائے۔ ڈی سی صاحب نے معاملہ ڈیوٹی مجسٹریٹ کے حوالے کیا۔ ڈیوٹی مجسٹریٹ صاحب نے مرحوم کے لڑکے محمد شریف کو کہا کہ اگر آپ یہ کہیں کہ آپ قادیانی نہیں ہیں تو معاملہ رفع دفعہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن محمد شریف نے ایسا کہنے سے انکار کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ دن کی دفن شدہ نعش کو قبر اکھاڑ کر باہر کر دیا گیا۔ جس کو بعد میں ذاتی زمین میں دفن کرنا پڑا۔

(۴)۔ ۱۶ر فروری کو بہاول نگر میں ایک احمدی شیخ عمران ناصر نے اپنی ہمشیرہ کی شادی کے سلسلہ میں دعوتی کارڈ چھپوایا۔ جس پر" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور ان شاء اللہ تعالیٰ" اور" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کے الفاظ موجود تھے۔ مقامی ملا محمد اسماعیل نے جانبین کے خلاف حکام کو رپورٹ درج کروائی کہ دعوتی کارڈ پر مندرجہ بالا اسلامی الفاظ لکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ چنانچہ شیخ عمران ناصر صاحب کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/C PPC رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔

(۵)۔ ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ مقامی طور پر کرنسی نوٹوں پر "قادیانی چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن ہیں لہذا وہ واجب القتل ہیں" کی مہر لگا کر ان کی تقسیم کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں مساجد احمدیہ سے کلمہ طیبہ اتارنے کے واقعات جہلم، نواب شاہ، خوشاب اور اسلام آباد میں بھی رونما ہوئے ہیں ٭

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

★ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ، حلقہ نمبر ۲ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲/۳/۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں مکرمہ نور جہاں بی بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ مبشرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ گل آرار صاحبہ، مکرمہ نور جہاں بی بی صاحبہ، مکرمہ منصورہ بی بی صاحبہ، مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ، مکرمہ منیرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ صفت النساء بی بی صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ مکرمہ خوشنودی بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اودے پور کٹیا لکھتی ہیں کہ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز کیا گیا۔ مکرمہ ناہید بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ، مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ، مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ) تحریر کرتی ہیں کہ بروز اتوار جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ عزیزہ شفقت النساء صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ اللہ تسنیم صاحبہ کی تقریر کے علاوہ ایک اور تقریر ہوئی۔ ازاں بعد مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے حاضرات سے خطاب کیا دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

★ مکرمہ زکیہ ربانی صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ دیودرگ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۳/۸۸ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرمہ عطیہ ربانی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ امۃ الفضل صاحبہ، مکرمہ شہناز بانو صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو بعد نماز ظہر خاکسار کے مکان پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ جلسہ میں مختلف عنوانات کے تحت تقاریر ہوئیں دعا کے ساتھ کاروائی اختتام پذیر ہوئی حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

★ مکرمہ نیاز سہیل صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ (آندھرا) تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو زیر صدارت مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور عہد نامہ دہرانے کے بعد مکرمہ نجیب سلطانہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ازاں بعد مکرمہ بشیرہ غنی صاحبہ، مکرمہ ناصرہ بشیر صاحبہ، مکرمہ طاہرہ محمود صاحبہ، مکرمہ جمیلہ عابد صاحبہ، مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ، مکرمہ ناظمہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ نور جہاں صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرمہ نور جہاں حفیظ صاحبہ اور مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ مکرم بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بالسو (کشمیر) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم غلام رسول صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم محمد یوسف صاحب راتھر کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ مکرم ظہور احمد صاحب راتھر نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم منصور احمد صاحب راتھر عزیز نسیم باری ٹاک صاحب، عزیز سجاد احمد صاحب راتھر، عزیز خالد محمود صاحب راتھر نے تقاریر کیں اور عزیز یونس احمد صاحب راتھر نے نظم پڑھی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ شیموگہ (کرناٹک) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب افضل جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم سید جمیل احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عبد السبحان صاحب نے عہد دہرایا مکرم عبد الغنی صاحب اشرف نے نظم پڑھی ازاں بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری، مکرم شیخ مبین صاحب، مکرم عبد الرشید صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم انعام الحق صاحب نے تقاریر کیں اور مکرم عبد الجلیل صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ مکرم محمد صادق صاحب جڑچرلہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۳/۸۸ کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ مکرم میر احمد اشرف صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم میر احمد صاحب فاروق کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد صادق، محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

★ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۸ کو مکرمہ میمون النساء صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ نعت خوانی کے بعد مکرمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ، مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ العلیم سیٹھی صاحبہ، مکرمہ امۃ العلیم جبین صاحبہ، مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ تیماپور نے تقاریر کیں اور مکرمہ میمونہ عادل صاحبہ دیودرگی، مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ مکرم داؤد احمد صاحب نے چائے اور شیرینی سے حاضرات کی تواضع کی فجزاہ اللہ خیراً۔

★ مکرمہ فوزیہ مبشر صاحبہ منڈاسگر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہبلی اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۸ کو زیر صدارت محترمہ نسیمی بو صاحبہ صدر لجنہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے تلاوت کلام پاک کی اور اس کا ترجمہ سنایا۔ اور صدر صاحبہ نے عہد دہرایا۔ عزیزہ مہر النساء کنتور کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ قمر النساء کنتور صاحبہ نے کشتی نوح سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرمہ نیاز خاتون صاحبہ، عزیزہ اشرف النساء صاحبہ، عزیزہ قمر النساء صاحبہ، خاکسار اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ خاکسار کے علاوہ مکرمہ نیاز خاتون صاحبہ، مکرمہ ہمنوا ان فضیلت صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ عثمان آباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ عزیز وسیم احمد کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ شائستہ نسرین صاحبہ کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد مکرمہ آسیہ نازنین صاحبہ، عزیزہ شائستہ نسرین صاحبہ، عزیزہ قدسیہ یاسمین صاحبہ، مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ، مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرمہ خاتون بی صاحبہ نے نظم پڑھی دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

★ مکرمہ ساجدہ رحمان صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۷/۳/۸۸ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز

ہوا۔ مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ، مکرمہ افروز جہاں صاحبہ، مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ، مکرمہ مہ پارہ صاحبہ، مکرمہ ناہید مریم صاحبہ، مکرمہ نصیرہ خاتون صاحبہ، مکرمہ آفریدہ حمید صاحبہ اور محبوب ظفر مند صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ، مکرمہ حفیظہ قدوس صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ مکرمہ مہ پارہ صاحبہ، مکرمہ جبین صاحبہ مبشرہ، اور سعیدہ حبیب صاحبہ نے ترانہ پڑھا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے بہنوں کی چائے سے تواضع کی۔

☆ مکرم ملک محمد اقبال صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ ۲۳-۳-۸۸ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں محترم ماسٹر عبدالرزاق صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد عزیزم گوہر حفیظ قانی، خاکسار ملک محمد اقبال، محترم ماسٹر محمد شریف صاحب، اور محترم میر عبدالقیوم صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ مکرم اے عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آنراپورم (کیرالہ) تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۸ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسلم مشن میں زیر صدارت مکرم ایم۔ اے علی صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر جلسہ کے علاوہ مکرم کے محمد ابراہیم صاحب، مکرم ایم۔ اے فرید صاحب، مکرم کے۔ ایم ابراہیم صاحب اور خاکسار اے عبدالرحمٰن نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ جماعت احمدیہ کلکتہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۸ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی حاتم خان صاحب معلم وقف جدید جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب شاد، مکرم وسیم احمد صاحب خورشید قائد مجلس، مکرم شیخ وسیم احمد صاحب نائب قائد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ تقریب برخواست ہوئی۔

☆ مکرم منصور احمد صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۸ کو ہوسنا برگ ورنگل میں بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اسی روز رات کو خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں بھی تقریر کی۔

☆ مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ساگر کرناٹک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۸ کو خاکسار کی صدارت میں مکرم عبدالحمید شریف صاحب کے مکان پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم نجیب صاحب، مکرم حاجی جمال الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی۔

☆ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۷-۳-۸۸ کو دارالفضل میں زیر صدارت مکرمہ وسیم النساء صاحبہ لجنہ و ناصرات کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ عزیزہ نبیلہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ اقبال مسرت صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ نے حدیث سنائی، مکرمہ اقبال النساء صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی ازاں بعد عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ، عزیزہ فضل النساء صاحبہ، مکرمہ اقبال النساء صاحبہ، مکرمہ اقبال مسرت صاحبہ، مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ، عزیزہ منورہ ندیم صاحبہ، مکرمہ وسیم النساء صاحبہ اور خاکسار محمودہ بیگم نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں اور عزیزہ شفیعہ سلطانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

☆ مکرمہ صغرا بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۴-۳-۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں حلقہ نمبر ۳ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا جس میں مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ نور جہاں بی بی صاحبہ کی نظم کے بعد مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ، مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ، مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ،

مکرمہ عظمت النساء صاحبہ، مکرمہ ضمیرہ بی بی صاحبہ اور خاکسار صغرا بی بی نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ، مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ، مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ، مکرمہ قیوم بی بی صاحبہ، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

☆ مکرمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کٹک لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۸ کو احمدیہ مشن ہاؤس میں زیر صدارت مکرم عبدالباسط خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرمہ عینہ بنت المہدی صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ ازاں بعد مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اور خاکسار شیریں باسط نے تقریر کی دوران جلسہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

☆ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۶-۳-۸۸ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد حدیث نبویؐ سنائی گئی۔ ازاں بعد مکرمہ منصفت آراء صاحبہ، مکرمہ شوکت آراء صاحبہ، مکرمہ حسنہ خورشید صاحبہ، مکرمہ شاکرہ خورشید صاحبہ، مکرمہ فرخندہ آفتاب صاحبہ، مکرمہ تبسم یونس صاحبہ اور خاکسار جمیلہ بیگم نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہو گئی۔

☆ مکرمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۷-۳-۸۸ کو احمدیہ مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ طاہرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ عابدہ بی بی صاحبہ، مکرمہ لندیت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرمہ رقیہ بی بی صاحبہ، مکرمہ امۃ الحی صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور

دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ آخر پر خاکسار کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

☆ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرولی لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ و مکرمہ نو بی سلیم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد ذہین ناصرات اور پندرہ لجنات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور کارناموں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ مکرمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۴-۳-۸۸ کو مکرمہ سلیمہ النساء صاحبہ کے مکان پر خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ مریم بی صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ حمد و نعت مکرمہ مریم بی صاحبہ و مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ سلیم النساء صاحبہ، مکرمہ افضل النساء صاحبہ، اور خاکسار فہیم النساء کے علاوہ مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرمہ نازلی شمیم صاحبہ، مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ نازلی شمیم صاحبہ آف شیموگہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ جملہ حاضرات کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

☆ مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ رقمطراز ہیں کہ ۲۳-۳-۸۸ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد کیرنگ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم لیسین خان صاحب، مکرم نظارت احمد خان صاحب، مکرم نصیر محمد صاحب، مکرم ماسٹر سعید الرحمٰن صاحب، مکرم انیس الرحمٰن صاحب، اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ مکرم محمد عبداللہ صاحب استاذ قائد مجلس جماعت احمدیہ گلبرگہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵-۳-۸۸ کو بعد نماز جمعہ مکرم

ظفر احمد صاحب شمسہ کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد عبد اللہ اُستاد، مکرم عبد الحفیظ صاحب اُستاد اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نے حضور علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆—— مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پینگاڈی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اُس کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم عبد الغفور صاحب اور مکرم پی عبد الناصر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

☆—— مکرم ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ آلیی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۳/۸۸ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب اور خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆—— مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ جینتہ کنڈ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۳/۸۸ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب بابو، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆—— مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۸ کو بعد نماز مغرب احمدیہ دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب، مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر، مکرم محمد رزاق صاحب قریشی، مکرم محمد حفیظ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆—— مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ جینتہ کنڈ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱/۴/۸۸ کو بعد نماز عصر ونڈمان میں مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، خاکسار صغیر احمد طاہر، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم عبد الرشید صاحب بی اے نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔

☆—— مکرمہ انورہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بانسرہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۷/۳/۸۸ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں جملہ ناصرات و ممبرات لجنہ نے شرکت کی۔

☆—— مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ حلقہ ۱ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۸ کو حلقہ ۱ و ۲ نے زیر صدارت مکرمہ حوا بی صاحبہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز کیا۔ مکرمہ حوا بی صاحبہ ہی کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ، مکرمہ خالدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ کبریٰ خاتون صاحبہ، مکرمہ رحیمہ بی بی صاحبہ، مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الحیٰ صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں دوران جلسہ مکرمہ فرزانہ بیگم صاحبہ، مکرمہ فائقہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ، مکرمہ امۃ الشمع صاحبہ، مکرمہ فرحت جہاں صاحبہ، مکرمہ نرگس بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ، مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اور مکرمہ رضیہ شاہدہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!

(مینیجر بدر)

جماعت احمدیہ کیرنگ کا دو روزہ جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اول

خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ بھوبنیشور کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم منشی خان صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نیپال نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی۔ آپ نے مضمون کو عمدہ پیرائے میں بیان کرتے ہوئے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم محمود خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ جس کے بعد مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی نے بزبان اُڑیہ "انسان کی پیدائش کی غرض" بیان کی۔ اور گیتا اور ہندو شاستروں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم قیوم خان صاحب نے نظم پڑھی جس کے بعد مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے اُڑیہ زبان میں تقریر کرتے ہوئے "اسلام اور ہندوازم" کا موازنہ کیا۔ آخر میں خاکسار نے اپنے اختتامی صدارتی خطاب میں احباب کو محاسبہ نفس کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو بہتر رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے ساتھ ہی یہ اجلاس رات ۷ بجے کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ

تیسرا اجلاس

مورخہ ۲۶/۳/۸۸ کو صبح ۹ بجے جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمود احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد معراج علی صاحب مبلغ کیرنگ نے "ورتمان یگ کا اوتار" کے عنوان پر اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ مکرم شیخ کلیم الدین صاحب نے اُڑیہ زبان میں سیرت آنحضرت صلعم اور آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بعض پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم شیخ غلام احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے "عقائد احمدیت" کے عنوان پر کی جو بہت پسند کی گئی۔ چوتھی اور آخری تقریر مکرم ماسٹر شیخ مشتاق احمد صاحب نے اُڑیہ زبان میں کی جو خاص طور سے ہندو بھائیوں نے بہت پسند کیا۔ بعض اعلانات کے بعد جلسہ کی کاروائی ایک بجے دوپہر ختم ہو گئی۔

چوتھا اجلاس

چوتھا اور آخری اجلاس ٹھیک چار بجے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم شیخ منیر الدین صاحب نے پڑھی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ نیپال نے کی۔ آپ نے نیپال میں تبلیغی مہم کے دلچسپ حالات بیان کئے۔ دوسری تقریر خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد شری Benudhar شری Baliyar Sing سابق وزیر اُڑیسہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کو سراہا اور دوسروں کو بھی اسکی تقلید کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم خالد خان صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر سیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ نے اُڑیہ زبان میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ بعدہٗ مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نے بعض خاص باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے صدارتی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں غیروں کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے انعقاد جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں تمام احباب، مبلغین کرام اور کارکنان کے مخلصانہ تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

پُر سوز اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کاروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

صوبہ اُڑیسہ کی تقریباً تمام جماعتوں کے نمائندگان اس جلسہ میں شریک ہوئے جن کے قیام و طعام کا بہترین انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے خاطر خواہ نتائج مترتب کرے اور اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

مجلس خدام الاحمدیہ شورت، لجنہ اماء اللہ ہبلی۔ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی کی جانب سے جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کے انعقاد کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش کے ان کی تفصیلی اشاعت سے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر سہ ذیلی تنظیموں کی مخلصانہ مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

ماہ رمضان المبارک

میں

زکوٰۃ، صدقۃ الفطر، عید فنڈ اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

زکوٰۃ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان بابرکت ایام میں بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اور مستحقین کی نقدی و جنس سے امداد کرنے میں آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا و متاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مقدس اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ کا حساب کر کے اس کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ جملہ عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس جانب توجہ دلائیں تاکہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ واضح رہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبوی کی رو سے امام وقت کی موجودگی میں زکوٰۃ کی رقم بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے۔ اندریں حالات کسی بھی جماعت یا فرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے طور پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرے بلکہ ہر فرد جماعت کی کل زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں آنی چاہیئے۔ البتہ اگر کوئی فرد یا جماعت جمع شدہ زکوٰۃ کی رقم کا کچھ حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کرنا چاہے تو اس کے لئے نظارت بیت المال آمد کے توسط سے درخواست کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم فرمودہ مرکزی سب کمیٹی زکوٰۃ کی باضابطہ منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

پس ایسے صاحب نصاب افراد جماعت جنہوں نے تاحال اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ کی رقم ادا نہ کی ہو ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ مسائل زکوٰۃ سے متعلق ضروری واقفیت حاصل کرنے کے لئے رسالہ "زکوٰۃ" نظارت ہذا سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صدقۃ الفطر ماہ رمضان المبارک میں صدقۃ الفطر کی ادائیگی بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم ہے مگر حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے بعض احکام جو بادی النظر میں معمولی دکھائی دیتے ہیں وہ حقیقت میں بہت بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ منجملہ ان احکام کے ایک حکم صدقۃ الفطر سے بھی تعلق رکھتا ہے جس کی ادائیگی ہر مسلمان مرد و زن اور بچے پر فرض ہے حتیٰ کہ عید سے پہلے پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی ان کے سرپرستوں اور مربیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادائیگی کریں۔ احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدام اور نوزائیدہ بچوں کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت فرد کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) گندم مقرر کیا ہے۔ جو کہ تقریباً پونے تین سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اعلیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ صدقۃ الفطر چونکہ نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تا مستحقین کی ضروریات بر وقت پوری کی جا سکیں۔ فطرانہ کی کل جمع شدہ رقم کا نصف حصہ مقامی غرباء و مساکین میں تقسیم کیا جائے۔ اور بقیہ نصف حصہ ہر صورت میں مرکز میں بھجوایا جائے۔ البتہ جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق افراد نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ پنجاب۔ دہلی اور یوپی میں ایک صاع کی اوسط قیمت چھ روپے اور نصف صاع کی قیمت تین روپے بنتی ہے۔

عید فنڈ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے حضور علیہ السلام نے اپنے زمانہ مبارک میں اس کی شرح ہر برسر روزگار فرد جماعت کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر فرمائی تھی۔ لیکن اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی آمدنیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ واضح رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس لئے اس کی کُلی رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

فدیۃ الصیام جو احباب اپنی کسی جائز اور حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور رہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ فدیۃ الصیام ادا کریں۔ یعنی جو کھانا وہ خود کھاتے ہوں کسی غریب آدمی کو کھلائیں یا اس معیار کے مطابق رقم مرکز میں ارسال کریں۔ قرآن مجید کی روشنی میں ہر صاحب استطاعت کے لئے روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فدیۃ الصیام ادا کرنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع کرے اور ان کے اموال و نفوس میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بھارت کے دار الحکومت دہلی میں احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع اور خصوصی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ قبل ازیں بھی اخبار کے ذریعہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہمارے ملک بھارت کے دار الحکومت دہلی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان اس مرکزی شہر کے شایان شان احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے جس کی تعمیر کے لئے اندازہ اخراجات چالیس لاکھ روپے ہے۔ چند لاکھ کے اخراجات سے پہلے ہی اس کے لئے زمین خرید کر چار دیواری بنائی جا چکی ہے۔ مساجد کی تعمیر اور خصوصاً ایسی اہمیت کی مسجد کی تعمیر کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ثواب ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر اس غیر معمولی اہمیت رکھنے والی مسجد کا ذکر آنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مسجد کے چندہ کی اپیل کو بھی (جماعت ہائے) کریں اور ہندوستان کی جماعتوں اور احباب کو توجہ دلائیں کہ یہ بہت ہی قابل شرم بات ہو گی اگر ہم اس مسجد کے لئے بھی بیرونی جماعتوں کی امداد کا سہارا ڈھونڈیں"

سو بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب بالخصوص صاحب استطاعت افراد کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک اس مسجد اور مشن ہاؤس کے ذریعہ سعید روحیں ہدایت پاتی رہیں گی اس کا ثواب اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی پہنچتا رہے گا۔ اور اس کے ذریعہ ہدایت پانے والوں کی نسل در نسل کے نیک اعمال کے ثواب میں بھی وہ حصہ دار رہیں گے۔ لیکن ابھی تک اس تحریک میں بعض جماعتوں کی طرف سے کما حقہ توجہ نہیں کی گئی۔

سو جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ مؤثر رنگ میں اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدہ جات اور وصولیوں کی فہرستیں نظارت ہذا کو ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ ہائے یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے۔ خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم انعام ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اور اس ابدی انعام اور اس کی برکات نیز خلافت کی اہمیت و ضرورت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔ جلسوں کی روئیداد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان بھجوائیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کی تاریخ میں ردو بدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اوا کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

○ ۔ مکرم سید انور احمد صاحب مقیم دار دیار نائجیریا اپنی بھتیجی عزیزہ سارہ قتبا سلمہا کے لندن میں ہونے والے جی سی۔ ای۔ او۔ لیول کے امتحان میں نمایاں دینی کامیابی کے لئے ○ ۔ محترمہ ناظمہ بیگم صاحبہ اونتی پورہ (کشمیر) اپنے داماد ڈاکٹر محمد رفیع اور بھانجے عزیز بشیر احمد کی صحت و سلامتی، نیز عزیزہ خالدہ کی بسہولت زچگی اور بہو کے B.A کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیز سید احمد بشیر سلمہ کا علاج قادیان جاری ہے۔ اس کو دوبارہ ڈیڑھ ماہ تک بخار رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان کی دعاؤں کے طفیل اب طبیعت بتدریج رو بصحت ہے۔ عزیز کی شفائے کاملہ عاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار محمد ابراہیم درویش قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
یقیناً اصل دین خدا کے نزدیک اسلام ہے۔
(طالب دعا)

AUTOWINGS
آٹو ونگس
15-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360
74350

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903 { CALCUTTA - 700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA PHONE:-279203
CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TRUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE { OFFICE :- 6343170
RESI :- 623389

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں
الرؤف جیولرز
۱۴ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی (فون ۶۲۱۷۰۹۶)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، بھارت سیمنٹ ایجنٹ جیون ڈیپو، بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

بحوالہ امیر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ۲۹۴

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE. 560002
PHONE :- 229556

محتاج دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائیزز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین مرحوم رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گُلاب الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور شادی کی گھڑیاں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAME :- MOOSARAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE. 560002.

"بہت مدد رہیں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SABA Traders.
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD 500002
PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

ALLIED ٹیلیگرام

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز۔ کریشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ:

نمبر ۱/۴/۲۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے"

(رسالہ اصول کی فلاسفی)

NHR
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں۔۔۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب بہترین قسم کی ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!